بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والد کی موجودگی میں لڑکی کا بھائی اس کا نکاح کرواسکتا ہے یا نہیں

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکی اپنے والد سے ناراض ہو کر تقریباً چھے ماہ سے اپنے بھائی کے گھر رہ رہی ہے۔ والد اب بھی اس لڑکی سے ناراض ہے۔ لڑکی کے چار بھائی ہیں۔ اب بڑا بھائی اپنی بہن کی شادی کرنا چاہتا ہے۔ لڑائی جھگڑے کا بھی خطرہ ہے کیونکہ والد اپنی بیٹی کی شادی نہیں کرنا چاہتا اور لڑکی کی شادی کی عمر بھی جارہی ہے۔ (لڑکی کی عمر فی الوقت 35 سال ہے) اب بھائی؛ اپنے والد کی رضا کے بغیر بہن کی شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟ رہنمائی فرمادیں!

سائل: عبدالباسط ہاشمی، فیصل آباد

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لڑکی کا والد بلا وجہ اس کے نکاح میں تاخیر کر کے سخت گناہ گار ہو رہا ہے۔ تاہم چونکہ والد خود موجود ہے اس لیے لڑکی کا ولی خود والد ہی ہے۔ اگر بھائی نے اس لڑکی کا نکاح کسی ایسی جگہ کر دیا جو لڑکی کے لیے غیر موزوں ہو مثلاً لڑکا خاندانی لحاظ سے اس لڑکی کے برابر کا نہ ہو، یا ہو تو لڑکی کے خاندان کا لیکن دیگر چیزوں؛ تعلیم، اخلاق، مال ودولت کے لحاظ سے اس لڑکی سے کم درجہ کا ہو تو ایسی صورت میں چونکہ لڑکی خود عاقلہ بالغہ ہے اس لئے لڑکی کا بھائی لڑکی کا وکیل بن کر اس کا نکاح کرادے تو شرعاً یہ نکاح منعقد ہو گا لیکن والد کو بحیثیت ولی اس نکاح کو فسخ کروانے کا اختیار ہو گا کہ وہ بذریعہ عدالت نکاح فسخ کروانا چاہے تو کرواسکتا ہے۔ ہاں اگر رشتہ ہر لحاظ سے لڑکی کے لیے موزوں ہو تو اب مذکورہ طریق پر نکاح کروانے سے نکاح منعقد ہو جائے گا اور والد کو فسخ کا اختیار بھی نہ ہو گا۔

بطورِ مشورہ یہ بات کہی جاتی ہے کہ درمیان میں کسی مؤثر واسطہ کو استعمال کر کے والد صاحب سے صلح صفائی کی جائے، اس کے بعد نکاح کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔

علامہ محمد امین ابن عابدین شامی الحنفی (ت1252ھ) لکھتے ہیں:

يُقَدَّمُ الْأَبُ، ثُمَّ أَبُوهُ، ثُمَّ الْأَخُ الشَّقِيقُ.

(رد المحتار مع الدر المختار: ج9ص409)

ترجمہ: لڑکی کے نکاح کا ولی اس کا والد ہو گا، وہ نہ ہو تو لڑکی کا دادا ہو گا، وہ نہ ہو تو لڑکی کا حقیقی بھائی ہو گا۔

واللہ اعلم بالصواب

09-دسمبر2020ء